

قرآن کریم کے احکام پر عمل کر کے ہم حقیقی فلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ اگست ۱۹۷۶ء بمقام نیوجرسی میڈیسن)

(خلاصہ خطبہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے قرآن کریم کی حسب ذیل آیت مع ترجمہ تلاوت فرمائی:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا
اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

(المائدة: ۱۰۶)

ترجمہ:- اے مومنو! تم اپنی جانوں (کی حفاظت) کی فکر کرو۔ جب تم ہدایت
پا جاؤ تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی تم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹ
کر جانا ہے پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے تمہیں آگاہ کرے گا۔
پھر حضور انور نے فرمایا:-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ایک شخص کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ
اپنے نفس کی فکر کرے اور اس کا پورا پورا خیال رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے، اُس نے
ہمیں محض پیدا ہی نہیں کیا بلکہ بعض صلاحیتیں بھی عطا کی ہیں اور پھر اُس نے ہمیں بعض راہوں
پر چل کر ان صلاحیتوں کو ترقی دینے اور حسب استعداد انہیں کمال تک پہنچانے کی ہدایت فرمائی

ہے۔ ان راہوں پر چلنے سے ہم اس کو پالیتے ہیں اور اس طرح اپنی زندگی کا اصل مقصد ہمیں حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ راہیں کون سی ہیں؟ سو جانا چاہیے کہ وہ راہیں وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دیئے ہیں۔ ان احکام پر عمل کر کے ہم حقیقی فلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور عند اللہ کامیاب قرار پا سکتے ہیں۔

ان احکام میں سے بعض کا تعلق ہمارے جسم سے ہے اور بعض کا تعلق ہماری روح سے ہے۔ اسی نسبت سے ہماری صلاحیتیں بھی دو قسم کی ہیں ایک جسمانی اور دوسرے روحانی۔ ہر دو قسم کی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ احکام دیئے ہیں۔ جہاں تک جسمانی صلاحیتوں کو ترقی دینے والے احکام کا تعلق ہے ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ ہم خواہ مخواہ نفس کشی کے مرتکب نہ ہوں۔ اسی لئے اُس نے بلاوجہ فاتے کرنے اور جسمانی قویٰ کو ماؤف کرنے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف اُس نے اسراف سے بھی روکا ہے۔ جسمانی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے سلسلہ میں اُس نے ہمیں درمیانی راستہ پر چلنے کا حکم دیا ہے یعنی انسان نہ تو نفس کو اتنا مارے کہ مضطرب ہو کر ناکارہ ہو جائے اور نہ اس درجہ نفس پروری کرے کہ اسراف کا مرتکب ہو کر نفس پرستی پر اتر آئے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے **أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ** (الرحمن: ۹) فرما کر متوازن خوراک اور متوازن عمل کی تعلیم دی ہے **Balanced Diet** یعنی متوازن غذا کا نظریہ جس کا فی زمانہ بہت تذکرہ سننے میں آتا ہے کوئی جدید نظریہ نہیں ہے بلکہ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہمیں یہی تعلیم دی تھی کہ ہم متوازن غذا استعمال کریں کیونکہ متوازن جسمانی ترقی کے لئے متوازن غذا کی ضرورت ہے۔ آج کل کے ماہرین غذا متوازن غذا پر بہت زور دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ متوازن غذا کا نظریہ دُنیا میں پہلی بار انہوں نے ہی پیش کیا ہے حالانکہ اسلام نے بہت پہلے ہی متوازن غذا کی اہمیت کو اُجاگر کر دیا تھا اسی طرح شہد کے متعلق قرآن مجید میں چند آیات آتی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شہدا و شہد کی مکھیوں کے بارہ میں جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ جدید ریسرچ کی رو سے بھی سو فیصد درست اور مبنی بر حقیقت ثابت ہوا ہے۔

صدیوں بعد ریسرچ کرنے والے ماہرین یہ سمجھتے ہیں کہ گویا شہدا و شہد کی مکھیوں کے یہ

خواص انہوں نے پہلی بار دریافت کئے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں ان خواص کا پہلے ہی ذکر موجود ہے۔ جب ہم اس نقطہ نگاہ سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو دل بے اختیار اللہ اکبر پکار اٹھتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ خدا کی کتاب یعنی قرآن مجید بہت عظمت والی کتاب ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ایسے احکام دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم زندگی کے تمام میدانوں میں ترقی کر سکتے ہیں۔ قرآن سب سے عظیم کتاب ہے سب سے پیاری کتاب ہے۔ یہ ہر باریکی میں جاتا ہے اور ایسے احکام دیتا ہے کہ جن پر عمل کر کے ہم ترقی کی منازل باسانی طے کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم یہ عہد کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کریں گے اور اس کی اطاعت سے کبھی روگردانی نہیں کریں گے اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ان احکام کی رو سے پہلی ذمہ داری انسان کی یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کی اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کی قدر کرے اور قدر یہی ہے کہ ان کے حقوق بجالائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کی روحانی ترقی کے پیش نظر ایک اور عظیم اعلان بھی کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسری روح کو بچانے کے لئے اپنی روح کی قربانی پیش کرو۔ جہاں جسمانی صلاحیتوں کو ترقی دینے اور اپنے نفس کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی وہاں ساتھ ہی نفس پرستی سے منع فرمایا اور اس کے لئے اس نے ہمیں اخلاقی صلاحیتیں عطا کیں۔ اُس نے ان اخلاقی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لئے بھی متعدد احکام دیئے ہیں اور تاکید کی ہے کہ ہم ان پر بھی عمل پیرا ہوں اور وجہ اس کی یہ بیان فرمائی کہ اخلاقی احکام پر عمل پیرا ہونا دراصل تیاری ہے ایک اور اہم منزل تک پہنچنے کی۔ اور وہ منزل یہ ہے کہ ہم اس زندگی میں روحانی طور پر ترقی کر کے اپنے آپ کو اُس زندگی میں کامیابی کا اہل بنا سکیں جو کبھی ختم نہ ہوگی یعنی حیات الآخرة کو اپنا منہتائے مقصود بنا کر اس دُنیا میں اعمالِ صالحہ بجالائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ اگلے جہان کی زندگی کا آغاز اس دُنیا میں ہی ہو جاتا ہے یعنی اس دُنیا کی زندگی اور اگلے جہان کی زندگی میں ایک تسلسل ہے اور دونوں زندگیاں باہم ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے سے انسان کی دُنیا اور آخرت دونوں سنورتی ہیں اور اس طرح وہ حقیقی فوز و فلاح کا وارث قرار پاتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ

پر ایمان نہیں لاتے اور اُس کے احکام پر نہیں چلتے وہ بد قسمت ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کے لئے اس دُنیا میں بھی اگلے جہان میں بھی خسارہ ہی خسارہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے کی توفیق دی اور ایسی راہوں کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی جو ہر لحاظ سے انسان کو کامیابی سے ہمکنار ہونے کی ضمانت دیتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور اس احسان کی قدر کریں اور اُس کے احکام پر چل کر جو اُس نے قرآن مجید میں ہمیں دیئے ہیں جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقیات کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضور کا یہ پُر معارف خطبہ جو بیس منٹ تک جاری رہا۔ احباب نے کمال محویت کے عالم میں پوری توجہ کے ساتھ سنا اور اس کا خاص اثر قبول کیا۔ دو بج کر ۱۰ منٹ پر حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازیں پڑھانے کے بعد حضور اڑھائی بجے بعد دو پہر اپنی قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۵، ۶)

